جلد ۵۲/۱۷ | ۲۸ احسان ۱۳۴۲ ہش ۶ صفر ۱۳۸۳ھ ۲۸ جون ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۵۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۷ جون بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ضعف کی شکایت رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ایک مبارک تحریک

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

ہر درد مند دل رکھنے والا مخلص احمدی اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور اسلام کے غلبہ کے لئے شب و روز دعائیں کرتا ہے۔ کیونکہ اسلام کو عالم بے بسی میں دیکھ کر اس کا دل کڑھتا ہے اور وہ خون کے آنسو روتا ہے۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اصل غرض یہی ہے کہ **اسلام کو پھر سے دنیا میں غالب کرنا**۔ اس مقصدِ عظیم کو قریب تر لانے اور اس سلسلہ میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی فتح کی بشارتوں کو جلد تر پورا ہوتے دیکھنے کے لئے حضرت رسولِ اکرم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر کثرت کے ساتھ درود بھیجنا بہت ضروری اور مفید ہے۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور دوبارہ غلبہ کے ساتھ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود باجود کا گہرا تعلق ہے اور حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے بھی ہر مخلص احمدی دعائیں کر رہا ہے مگر ان دعاؤں کو باقاعدگی کے ساتھ جاری رکھنے کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ مخلصین جماعت میں سے کم از کم تین ہزار دوست یہ عہد کریں کہ وہ اسلام کے غلبہ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل و عاجل شفایابی کی دعاؤں اور بالالتزام نماز تہجد کے ساتھ انشاء اللہ مسلسل ایک ماہ تک تین سو مرتبہ روزانہ درود شریف پڑھتے رہیں گے۔ یہ مہینہ یکم اگست سے شروع ہو کر ۳۱ اگست تک جاری رہے گا۔

علاقائی امراء سے درخواست ہے کہ وہ اس بابرکت تحریک میں شمولیت کے لئے اجتماعی طور پر اور فرداً فرداً مخلصین جماعت کو تحریک فرماویں اور ان احباب کے اسماء گرامی سے دفتر صدر، صدر انجمن احمدیہ کو یکم اگست سے پہلے پہلے مطلع فرماویں جو اس مبارک تحریک میں حصہ لینے کا عہد کریں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

قادیان اور ربوہ کے دوستوں کو اس تحریک میں بالخصوص کثرت سے شامل ہونا چاہیئے۔

خاکسار:- مرزا ناصر احمد صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۷ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

کل رات کو طبیعت بہت خراب ہو گئی دل گھٹنے لگا اور بے چینی بہت بڑھ گئی۔ آج صبح سوزش اور کمزوری کی بہت تکلیف ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ درد اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی کیلیفورنیا یونیورسٹی میں کامیاب تقریر

کیلیفورنیا (امریکہ) سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ شعبۂ طبیعیات امپیریل کالج آف سائنس لنڈن کے ہیڈ پروفیسر محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے ۱۴ جون کو کیلیفورنیا یونیورسٹی میں زمانہ قبل از سائنس کے معاشرہ پر تقریر کرتے ہوئے سائنسی ترقی کے ضمن میں اسلام کا خاص طور پر ذکر کیا۔ آپ کی یہ تقریر اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہی اور بہت پسند کی گئی۔ اب آپ سٹین فورڈ یونیورسٹی میں "ایٹم کی ساخت" سے متعلق ایک بین الاقوامی کانفرنس میں شرکت کر رہے ہیں۔ جس میں آپ سے کانفرنس کی اختتامی تقریر کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ امریکی یونیورسٹیوں کا دورہ کرنے کے بعد آپ جاپان تشریف لے جائیں گے۔ احباب آپ کے اس سفر کی کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کرتے رہیں۔

جوانی کا زمانہ ہی وہ زمانہ ہے جس میں انسان خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر کے اس کا مقرب بن سکتا ہے

دنیا میں توحید کا قیام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلالت شان کا اظہار ہمارا مقصد ہونا چاہیئے

مجلس خدام الاحمدیہ فیکٹری ایریا کے زیر اہتمام محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا خطاب

ربوہ ۲۷ جون۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کل نماز مغرب کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ فیکٹری ایریا کے زیر اہتمام ایک تربیتی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ جوانی کا زمانہ ہی وہ زمانہ ہے جس میں انسان خدا سے تعلق پیدا کر کے اس کا مقرب بن سکتا ہے۔

آپ نے فرمایا، لوگ سخت غلطی خوردہ ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ جوانی تو ہم دنیا طلبی پر گزار دیں اور بڑھاپے میں ہم خدا تعالیٰ کی عبادت کر کے اسے راضی کر لیں گے۔ ایسے لوگ خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کی تمام عمر غفلت ہی میں گزر جاتی ہے۔ اور وہ سراسر خسارہ میں رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا قرب اُنہی کو ملتا ہے، اور اُنہی کی خاطر وہ عجائب قدرت دکھاتا ہے، جو جوانی میں توبہ کر کے اپنے دل کو اس کے عشق کی گرمی سے گداز کر لیتے ہیں اور اسی کی (باقی صفحہ ۸)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دا[illegible]

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ جون ۶۳ء

یسوع علیہ السلام بطور ایک تاریخی شخصیت کے

یورپ میں ازمنہ وسطیٰ سے یہ تحریک چلی آرہی ہے کہ یسوع مسیح کو بطور ایک تاریخی انسان کے دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ سائنس اور عقلیت کی ترقی کے ساتھ معمولی سمجھدار انسان یسوع کے ان حالات سے مطمئن نہیں ہے جو اناجیل سے معلوم ہوتے ہیں۔ اناجیل کا یسوع آج محض ایک افسانوی (Mythical) ہستی ہے جو اناجیل لکھنے والوں کی ایجاد ہے چنانچہ بعض منکرین نے تو یہاں تک تحقیق کی ہے کہ پہاڑی وعظ بھی یسوع کا کلام نہیں بلکہ عیسائی راہبوں نے خود بنایا ہے۔ ایک مدت تک یسوع کے اقوال زبانی ایک سے دوسرے تک منتقل ہوتے رہے ہیں جن میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا گیا ہے۔

عقلیت پرستوں نے یہ کوشش کی ہے کہ ایسا یسوع پیش کیا جائے جو معجزات یا خرق عادت سے مبرّا ہو بلکہ ایک معمولی تاریخی شخصیت ہو جو یہودیوں کے ربّی کے طریق پر وعظ کرتا تھا۔

کئی ایک ایسے مفکرین نے یسوع کے بطور ایک تاریخی شخصیت کے سوانح حیات لکھنے کی کوشش کی ہے مگر ان تمام نے حقیقی یسوع کی بجائے یسوع کو اپنے اپنے زمانہ کا ایک انسان بنا دیا ہے۔ اس لئے یہ تمام کوششیں ناکام سمجھی گئی ہیں۔ تاہم گذشتہ دو سالہ عرصہ میں جرمنی وغیرہ ممالک میں کئی ایک لوگوں نے یسوع کی تاریخی شخصیت کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور معجزات وغیرہ کو حذف کرنے کے بعد یسوع کا جو خاکہ باقی رہ جاتا ہے اس کو ہی غنیمت سمجھا جاتا ہے۔ ان لوگوں کی تحقیقات کے مطابق یسوع نے کبھی ابن اللہ ہونے کا دعوے نہیں کیا اور نہ کبھی اپنے مسیحا ہونے کا نظریہ پیش کیا ہے۔ آپ کے معجزات سے جو اناجیل میں ملتے ہیں وہ سراسر منکر ہیں نیز آپ کے مر کر جی اٹھنے کو محض ایک افسانہ بیان کرتے ہیں۔ ان محققین کا ایک گروہ آپ کو صرف ایک اسرائیلی نبی کے طور پر مانتا ہے جس نے دوسرے نبی اسرائیلی نبیوں کی طرح یہودیوں کو موسوی شریعت کے صراط مستقیم پر لانے کی کوشش کی۔

بہرحال ایک گروہ تو وہ ہے جو یسوع کو صرف ایک افسانوی شخصیت سمجھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ جس طرح "رواقیوں" نے اپنے اصولوں کے مطابق ایک معیاری عقلمند انسان گھڑ لیا تھا اسی طرح عیسائیوں نے یسوع کی شخصیت کو ایجاد کر لیا ہے جس میں وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جو اس زمانے کی اخلاقی ذہنیت کے مطابق ایک نیک انسان میں ہونی چاہئیں۔ دوسرا گروہ وہ ہے جو آپ کو صرف ایک اخلاقی واعظ کے مانتا ہے تیسرا گروہ وہ ہے جو اناجیل کے پیش کردہ یسوع کو صحیح سمجھتا ہے۔ اگرچہ اس میں بہت سی باتیں ایسی پائی جاتی ہیں جو بعد میں یسوع کے نام سے منسوب کر دی گئی ہیں۔ مثلاً آپکی بن باپ کے پیدائش۔ آپ کا ابن اللہ ہونا وغیرہ۔

اس طرح نئی تحقیقاتوں کے مطابق یسوع کی تاریخی شخصیت کے متعلق تضاد کی حد تک اختلافات پائے جاتے ہیں۔ ہمارے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو کچھ قرآن کریم نے بیان کیا ہے وہ صحیح ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ حضرت مریم کے بطن سے بن باپ کے پیدا ہوئے تھے اور دوسرے نیک انسانوں کی طرح روح اللہ تھے نہ کہ یہودیوں کے الزام کے مطابق نعوذ باللہ ولد الزنا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے اور موسوی شریعت کے احیاء کے لئے مبعوث ہوئے تھے آپ ایک بشر تھے اور آپ کی والدہ بھی ایک بشر تھی۔ وہ دوسرے انسانوں کی طرح تمام انسانی حاجات رکھتے تھے ان میں خدائی کی کوئی بات نہیں تھی نہ وہ ابن اللہ تھے بلکہ مقرب الٰہی بندوں میں سے تھے۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کی وحی کا نزول ہوتا تھا اور آپکی تعلیم موسوی شریعت کے مطابق تھی اور آپ موسوی دین سے الگ کوئی نیا دین لے کر نہیں آئے تھے۔

اگر عیسائی محققین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو کچھ قرآن مجید نے پیش کیا ہے اس کو بنیاد بنا کر تحقیقات کریں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وجود اور آپ کی شخصیت کا تعین ہو سکتا ہے اور آپ کی تاریخی شخصیت کے متعلق تمام بحثیں ختم ہو جاتی ہیں۔ قرآن کریم آپ کے وجود ہی کا معترف نہیں ہے بلکہ آپ کے مقام اور کام کو نہایت وضاحت سے پیش کرتا ہے اور اس لحاظ سے ہم ان محققین کو حق پر سمجھتے ہیں جنہوں نے بغیر قرآن مجید کے علم کی اپنی تحقیقات کے رو سے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک تاریخی شخصیت ثابت کیا ہے اور جو لوگ آپ کو محض ایک افسانوی شخصیت خیال کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں البتہ قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ان تمام غلط فہمیوں کی تردید کی ہے جو بعد میں عیسائیوں نے آپ کی ذات کے ساتھ منسوب کر دیں اور آپکو بجائے ایک سراسر بشر کے خدا بشر بنا دیا ہے۔

ہم نے اپنے گزشتہ اداریوں میں اس امر کی وضاحت نئے عہد نامے کے حوالوں سے کی ہے کہ کس طرح آپ کے شاگردوں نے غیر یہودی اقوام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کو پھیلانے کے لئے موسوی شریعت سے انحراف کیا۔ یہ ان کی اجتہادی غلطی تھی۔ اگرچہ نیک نیتی پر مبنی تھی مگر بعد میں جہاں اسکے اچھے نتائج بھی برآمد ہوئے وہاں مسیح ناصری علیہ السلام کا دین بالکل مسخ ہو کر رہ گیا۔ شریعت موسوی جس کے احیاء کے لئے آپ مبعوث ہوئے تھے بالکل منسوخ ہو گئی اور آپ کو محض بت پرست اقوام کا ایک عظیم دیوتا بنا کر رکھ دیا گیا ہے اور دین میں شرک کی ایک ایسی بنیاد رکھ دی ہے کہ جس کو اکھاڑنا اب سخت مشکل ہو گیا ہے۔

قرآن کریم کے مطابق آپ ایک وجیہہ نبی تھے جو موسوی شریعت کے مطابق حکومت الٰہیہ قائم کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے جیسا کہ تمام انبیاء علیہم السلام کا مشن رہا ہے۔ جب آپ مبعوث ہوئے تھے اس وقت تمام دنیا بت پرستی کی گہرائیوں میں اتری ہوئی تھی اور غیر یہودی اقوام میں آپ کی تعلیمات کو پھیلانا آسان نہیں تھا۔ اس کا اندازہ اس امر سے لگائیے کہ حالانکہ آپ بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے تھے اور آپ بھی ان صحائف کو آسمانی مانتے تھے جن کو یہودی مانتے تھے اور آپ بھی شریعت موسوی ہی پر عامل تھے پھر بھی یہودیوں کو آپکی تعلیمات بدعت معلوم ہوئیں حالانکہ آپ نے شریعت موسوی سے سرمو انحراف نہیں کیا اور بقول اناجیل جب فریسیوں نے آپ کو ملزم ٹھہرانے کے لئے آپ پر شریعت کی خلاف ورزی کے الزامات لگائے تو آپ نے ایسی وضاحت فرمائی کہ فریسیوں کا مونہہ بند کر دیا۔

جس طرح موجودہ عیسائیت نے اس بندۂ حق کو دنیا کے سامنے پیش کر رکھا ہے وہ واقعی غلط ہے اور دین الٰہی اس طرح محض ایک کلیسائی رسومات کا پلندہ بن کر رہ گیا ہوا ہے۔ ایسی صورت میں مغربی دنیا میں آپ کی ہستی کے متعلق ہیجان پیدا ہونا فطری تھا اور یہ امر باعث اطمینان ہے کہ یہ محققین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وجود کے متعلق اس تصور کے قریب آتے جا رہے ہیں جو آپکی ذات کے متعلق قرآن کریم نے پیش کیا ہے۔

ضروری اعلان

بعض موصی احباب اور جماعتوں کے عہدیداران مال چندہ کی رقوم بھیجتے وقت فیس منی آرڈر یا فیس بیمہ وغیرہ چندہ جات لازمی میں سے وضع کر لیتے ہیں۔ یہ طریق خلاف قاعدہ ہے۔ ایسے اخراجات مقامی فنڈ سے ہونے چاہئیں۔ ملاحظہ ہو صدر انجمن کا قاعدہ ۸۳۵ الف ا۔

("ہر مقامی انجمن کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنے ہر قسم کے مقامی اخراجات کے لئے مقامی احمدیوں سے باقاعدہ چندہ جمع کرے۔ جو ایک پیسہ فی روپیہ سے زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔ مرکزی چندہ جس کی شرح ا/ فی روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ ہے۔")

پس احباب خصوصاً عہدیداران مال اس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ چندہ کی رقوم مرکز میں بھیجنے کے لئے جو خرچ ہو وہ مرکزی چندہ جات سے ہرگز وضع نہ کیا جائے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست دعا

مکرم شاہد احمد صاحب نائب ایڈیٹر تشحیذ الاذہان ابن چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی گذشتہ پندرہ دنوں سے بیمار ہیں۔

اب نسبتاً افاقہ ہے بزرگان سلسلہ و احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

موجودہ عیسائیت کا تعارف

اصلی مسیحیت اور موجودہ مسیحیت میں دس اختلافی مسائل و عقائد

محترم جناب مولانا ابوالعطاء صاحب

(۳)

مسیحیت کے بگاڑ کی بنیاد

مسیحیت کا یہ تصور جسے خود اناجیل کی تائید حاصل ہے حقیقی اور صحیح تصور ہے اور اسی تصور کو قرآن مجید نے اصلی مسیحیت قرار دیا ہے اور اسی مسیحیت کو مسلمان درست تسلیم کرتے ہیں اور اسی کی اسلام تصدیق کرتا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد جب عیسائیوں میں بگاڑ پیدا ہوا۔ اور حضرت مسیح کے بعض معاندین کو موقعہ مل گیا کہ وہ عیسائیت کی توحید کی تعلیم کو مسخ کر سکیں۔ کیونکہ مسیحی ابھی کمزور تھے۔ وہ یہودیوں کے شور و غوغا کا پورا مقابلہ نہ کر سکتے تھے۔ اس لئے ایک غلط بنیاد رکھے جانے کی وجہ سے عیسائیت کی ساری شکل بدل گئی۔ بات یوں ہوئی کہ جب یہودیوں نے شور مچایا کہ ہم نے مسیح کو صلیب پر مار دیا ہے۔ اور اس صلیبی موت سے ان کا لعنتی ہونا ثابت کر دیا ہے۔ تو عیسائیوں نے صحیح موقف اختیار کرنے کی بجائے اپنی معذوری و کمزوری کے باعث یہودیوں کے اس دعوے کو تسلیم کر لیا کہ فی الواقعہ مسیح صلیب پر مر گئے تھے اور اس صلیبی موت کا جو نتیجہ تھا اس سے گریز کے لئے اب عیسائیوں کے لئے کوئی راستہ نہ رہا تھا۔ اس لئے انہوں نے کہہ دیا:۔

”مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا“ (گلتیوں ۳/۱۳)

گویا اس طرح اصل عیسائیت کے مسخ ہونے کے لئے پہلی اینٹ رکھ دی گئی جب مسیح کو مصلوب مان لیا۔ اور انہیں لعنتی قرار دے دیا گیا۔ تو اس کی کوئی توجیہ اور تاویل دل کی تسلی کے لئے ضروری تھی اس پر یہ قرار دیا گیا کہ ہم سب گنہگار ہیں اور شریعت کی وجہ سے لعنت کے نیچے ہیں۔ حضرت مسیح نے صلیبی موت کے ذریعہ سے اس لعنت کو خود اٹھا لیا ہے اور ہمیں شریعت کی لعنت سے چھڑا لیا ہے۔ مگر یہ تو تب ہی ہو سکتا ہے کہ جب مسیح کو بے عیب اور بے گناہ قرار دیا جائے۔ انسان تو کوئی بے گناہ ہو نہیں سکتا۔ اس لئے لازمی طور پر یہ عقیدہ گھڑا گیا کہ مسیح خدا اور خدا کے بیٹے تھے اس لئے وہ پاک تھے اور انہوں نے ہمیں شریعت کی لعنت سے چھڑانے کے لئے خود صلیب کی لعنت کو اختیار کیا۔ عیسائیوں کے قریبی ماحول میں یونانیوں میں تین خداؤں کا پرانا عقیدہ رائج تھا۔ عیسائیوں کو پسند آیا کہ وہ یونانیوں کے ہم نوا ہو کر تین خداؤں کے عقیدہ کو اپنا لیں۔ چنانچہ اقانیم ثلاثہ یا تثلیث کا عقیدہ عیسائی عقائد میں شامل کر لیا گیا۔ جب حضرت مسیح نے عیسائیوں کو بقول ان کے شریعت کی لعنت سے آزاد کر دیا۔ اور عیسائیوں نے شریعت کو لعنت قرار دیا۔ تو ان کے سامنے کفارہ کے عقیدہ کے مطابق اباحت اور بے راہروی کا نہایت فراخ دروازہ کھل گیا۔

مسیح کی صلیبی موت کے بعد ان کے آسمانوں پر چلے جانے کا نظریہ اور ان کی جسمانی آمد ثانی کا خیال شکستہ خاطر مسیحیوں کے سہارا کے لئے اختیار کیا گیا اور اس پر اتنا زور دیا گیا کہ حضرت مسیح کے اصل مشن کو یعنی باغ کے مالک کی آمد کی خوشخبری کو عیسائی اذہان سے دور کر دیا گیا۔ اور دنیا بھر میں ربنا المسیح کی منادی ہونے لگی اور انہیں کی آمد کے ترانے گائے جانے لگے۔ مسیح کی صلیبی موت پر بنیاد رکھ کر یہ مسخ شدہ مسیحیت عیسائیوں میں رائج کر دی گئی۔

اصلی اور غیر اصلی مسیحیت میں دس اختلافات

ہمارے اس بیان کا نتیجہ اور خلاصہ اصلی اور غیر اصلی مسیحیت میں دس اختلافات کی صورت میں نکلا۔

اول۔ اصل مسیحیت توحید کی علمبردار تھی اور آج تک عیسائیت کی کتابوں میں بھی اس توحید کے آثار پائے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں عیسائیوں کا موحد فرقہ یونیٹیرین بھی موجود ہے۔ اس کے بالمقابل مسخ شدہ عیسائیت تثلیث کی منادی کر رہی ہے۔ باپ بیٹا اور روح القدس یا مریم تین خداؤں کو اپنایا جا رہا ہے۔

دوم۔ اصل مسیحیت کا مشن بنی اسرائیل کے لئے تھا۔ زندگی بھر حضرت مسیح اس پر قائم رہے۔ مگر آج کی عیسائیت اپنے آپ کو مجبور پا کر ”غیر قوموں“ میں بھی تبلیغ شروع کر رکھی ہے گویا وہ مشن جو قومی مشن تھا اسے عالمگیر قرار دیا جا رہا ہے۔

سوم۔ اصل مسیحیت میں حضرت مسیح علیہ السلام کا مقام صرف **ایک نبی اور پیغمبر** کا مقام ہے نہ اس سے زیادہ نہ کم۔ لیکن موجودہ عیسائیت حضرت مسیح کو نبی کی بجائے نبیوں کا بھیجنے والا خدا قرار دیتی ہے اور ان کی الوہیت کے سوا کسی اور چیز کو ذریعہ نجات نہیں مانتی۔

چہارم۔ اصل عیسائیت میں ذریعہ نجات توبہ کو قرار دیا گیا ہے اور گنہگار کی سچی توبہ اس کے لئے نجات کا ذریعہ ٹھہرائی گئی ہے حضرت مسیح فرماتے ہیں۔

”میں راستبازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو توبہ کے لئے بلانے آیا ہوں۔“ (لوقا ۵/۳۲)

لیکن موجودہ عیسائیت توبہ کو کوئی وقعت نہیں دیتی بلکہ اس کے نزدیک نجات کا ذریعہ محض یہ عقیدہ ہے کہ مسیح صلیب پر مر گئے تھے۔

پنجم۔ اصل مسیحیت کا مدار اور اس کی روح یہ تھی کہ توریت کی شریعت کو نافذ کیا جائے اور اس کے تقدس کو بحال کیا جائے جیسا کہ ہم حضرت مسیح کے اپنے کلمات سے ثابت کر آئے ہیں۔ لیکن موجودہ عیسائیت توریت اور اس کی شریعتوں کو عبث بے کار بلکہ لعنت قرار دیتی ہے۔ اور شریعت کی پابندی سے گریز کی راہ کو نجات کا ذریعہ بتاتی ہے

ششم۔ اصل مسیحیت کی رو سے مسیح کا صلیبی موت سے بچنا ضروری تھا تاوہ اکیلا نشان یعنی یونس نبی والا نشان پورا ہو سکے۔ اور حضرت مسیح کو صلیب کی لعنت کے نیچے نہ قرار دیا جائے۔ نیز اس لئے بھی کہ وہ صلیب سے بچ کر بنی اسرائیل کے پراگندہ فرقوں کو دنیا کے مختلف ملکوں میں پیغام حق پہنچا سکیں۔ ان کا زندہ بچنا ضروری تھا۔ اور واقعاتی طور پر ایسا ہی ہوا ہے۔ لیکن موجودہ مسیحیت نے صلیبی موت اور اس کے تمام بُرے عواقب کو تسلیم کر کے حضرت مسیح علیہ السلام کی ذات پر ایک نہایت بدنما داغ لگا دیا ہے گویا وہ اپنے مشن میں ناکام رہے اور ان پر لعنتی موت وارد ہوئی۔ نعوذ باللہ

ہفتم۔ اصل مسیحیت کی روح رواں یہ عقیدہ تھا۔ کہ ہر شخص خود توبہ کر کے اور نیک اعمال بجا لا کر براہ راست اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے پیدا ہوا ہے حضرت مسیح نے فرمایا تھا:۔

”اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خودی سے انکار کرے۔ اور اپنی صلیب اٹھائے اور میرے پیچھے ہولے۔“

(متی ۱۶/۲۴)

لیکن موجودہ مسیحیت انسانوں کو یہ سکھاتی ہے۔ کہ مسیح کا صلیب پر مر جانا ہم سب کو اپنی صلیب اٹھانے سے سبکدوش کر دیتا ہے ظاہر ہے کہ کفارہ کا عقیدہ ذاتی نیکی اور اعمال صالحہ کے راستہ میں ایک بہت بڑی روک ہے۔

ہشتم۔ اصل مسیحیت خدائے واحد کی عبادت اور ہر وقت اس کے حضور حاضر رہنے کی علمبردار ہے۔ حضرت مسیح نے فرمایا:۔

”تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اسی کی عبادت کر۔“

(متی ۴/۱۰)

حضرت مسیح نے یہودیوں کی بے عملی پر زجر کرتے ہوئے فرمایا تھا

”لکھا ہے کہ میرا گھر خدا کا گھر

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

”آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں۔ مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہو گی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔“ (الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

(مینیجر الفضل ربوہ)

کہلائے گا۔ مگر تم اسے ڈاکوؤں
کی کھوہ بناتے ہو۔"

(متی $\frac{21}{13}$)

اس کے مقابل پر آج کی عیسائیت خدائے
واحد کی عبادت اور اس کے حضور دعاؤں
کی بجائے تین خداؤں کی قائل اور سب کچھ
مسیحؑ کو ہی قرار دیتی ہے۔

نہم:۔ اصل عیسائیت میں تورات
کے بعد ایک عظیم شریعت جسے آتشی شریعت
یا شریعتِ غرا یعنی روشن شریعت کہا گیا ہے کا
انتظار رہا پایا جاتا ہے (استثناء $\frac{33}{2}$) حضرت
مسیحؑ نے بھی تورات کے ان نوشتوں کے پورا
ہونے کی امید دلائی تھی۔ گویا اصل عیسائیت
نہ صرف تورات کو قائم کرنے کے لئے کھڑی
ہوئی تھی بلکہ آنے والی کامل شریعت کے لئے بھی
ذہنوں کو تیار کرنا اس کا کام تھا مگر مسخ شدہ
عیسائیت نے نہ صرف یہ کیا کہ تورات سے
منحرف ہو گئی اور اس نے آنے والی کامل
شریعت سے لوگوں کے دلوں کو پھیر دیا بلکہ
اس نے شریعت کے وجود کو ہی لعنت ٹھہرا کر
ظلم عظیم کیا ہے۔

دہم:۔ اصل عیسائیت کا بڑا
نصب العین خدا تعالیٰ کی عظیم ترین تجلی
یعنی مثیلِ موسیٰ صاحب شریعت نبی اعظم
صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارت دینا تھا۔
خود مسیحؑ بھی اور دوسرے انبیاء بھی یہ
خوشخبری دیتے رہے اور اپنی امتوں کو کہتے
رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے "موسیٰ سے کہا کہ
خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے
لئے مجھ سا ایک نبی پیدا کرے گا۔ جو کچھ
وہ تم سے کہے اس کی سننا۔" (اعمال $\frac{3}{22}$)

گویا اسرائیل کا سارا گھرانہ حضرت مسیحؑ
کے بعد النبی الامی کا منتظر رہنا چاہیئے
تھا اور اس عظیم نبی کی بعثت پر ان سب کا
فرض تھا کہ اس پر ایمان لاکر اور اس کی
کامل شریعت کی پیروی کر کے دائمی نجات
حاصل کرتے مگر موجودہ عیسائیت نے آنیوالے
مثیلِ موسیٰ صاحب شریعت نبی کی بعثت کو
بے حقیقت ٹھہرا رکھا ہے اور اس سرچشمہ نجات
سے عیسائی محروم ہیں۔

خلاصہ بیان

ان دس اختلافات سے جو اصل
مسیحیت اور موجودہ مسیحیت میں کھلے طور پر
پائے جاتے ہیں۔ یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر
ہے کہ موجودہ مسیحیت ایک بگڑی ہوئی مسیحیت
ہے جو حقیقی مسیحیت سے کوسوں دور ہے اور
درحقیقت اسے اصلی مسیحیت سے کوئی نسبت
نہیں۔ حضرت مسیحؑ کے لائے ہوئے مشن اور موجودہ
عیسائیت میں بعد المشرقین ہے دن اور رات
کی نسبت ہے۔ نور اور ظلمت کا تقابل ہے۔
اس سے اصلی مسیحیت اور موجودہ مسیحیت کا
موازنہ کیا جا سکتا ہے اور یہ اسلام کا کمال
ہے کہ اس نے حضرت مسیحؑ کی حقیقی شان کو
ظاہر کر کے ان کے اصل پیغام اور مشن کی پوری
طرح حفاظت کی ہے۔ اور دنیا کو اصلی مسیحیت
سے روشناس کراتے ہوئے موجودہ مسیحیت
کے باطل خیالات کی کامل تردید فرمائی ہے۔
جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل
کان زھوقا۔ وآخر دعوانا
ان الحمد للہ رب العالمین

اُمرائے اضلاع۔ عہدہ دارانِ جماعت

ومخیّر احباب فوری توجّہ فرمائیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کے دولت مندوں اور درمیانی درجہ کے آدمیوں کو اس مدرسہ
کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے اور روپیہ اور بچوں سے اس کی ترقی کی کوشش کرنی
چاہیئے تاکہ اس کے ذریعہ ہمیں ایسے واعظ جو علوم دینیہ کی حفاظت کر سکیں اور
ایسے مبلغ جو بیرونی دنیا کو تمام مسائل مختلفہ میں تسلی بخش جواب دے سکیں حاصل
ہو سکیں اور نا علوم کی نہر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جاری کی ہے منتظموں
کے نقص کی وجہ سے ہماری غفلت کے سبب ادھر ادھر بہہ کر ضائع نہ ہو جائے
اور ہماری آئندہ نسلیں بجائے دعا کرنے کے ہم سے نفرت کا اظہار نہ کریں اور تا
خدا تعالیٰ کی ناشکری کے جرم کے مرتکب ہو کر اس کی ناراضگی کے ہم مستحق نہ بنیں!"

حسب فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء ہر ضلع کی جماعت کو ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک
میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے لئے بھجوانا ضروری ہے امراء جماعتہائے اضلاع کو
دو دفعہ بذریعہ سرکلر (ا) یاددہانی کرائی جا چکی ہے لیکن کما حقہٗ اس طرف توجہ نہیں کی گئی۔ لہذا
اس اہمیت کے مدنظر امراء اضلاع و دیگر عہدہ داران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ میٹرک
پاس طلباء کو زندگی وقف کروا کر جامعہ احمدیہ میں بھجوانے کی اطلاع دیں تاکہ انہیں انٹرویو کے لئے
بلوایا جا سکے۔

میٹرک کا نتیجہ نکل چکا ہے اس لئے فوری توجہ فرما دیں۔ لڑکے ذہین۔ محنتی اور دین کا
شوق رکھنے والے ہوں نیز کوشش فرما دیں کہ ایسے مخیّر دوست اپنے بچوں کی زندگی وقف کریں
جو خود جامعہ احمدیہ میں تعلیم کا خرچ برداشت کر سکیں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ)

اعلان نکاح

ہمیری ہمشیرہ عزیزہ معروف سلطانہ بنت میاں محمد عالم صاحب ساکن ڈھوک رتہ مکان ۲۳۲
گلی ۲۵ شہر راولپنڈی کا نکاح ہمراہ پیر انوار الدین صاحب ولد پیر اکبر علی صاحب مرحوم ساکن
سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی شہر بتقرر حق مہر مبلغ دس ہزار روپیہ مولوی دین محمد صاحب ایم اے
شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم راولپنڈی نے مورخہ $\frac{6}{9}$ ۶۳ بروز اتوار ۱۰ بجے دن پڑھا
اللہ تعالیٰ ہر دو خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(خاکسار محمد عبد القیوم بی۔ اے سیکرٹری وصایا راولپنڈی)

دعائے مغفرت

میرے تایا میاں کمال الدین صاحب ولد میاں تاج الدین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود
علیہ السلام (میاں فیملی لاہور) جو چند ماہ سے بیمار ہو کر لاہور میو ہسپتال میں داخل تھے
بروز جمعرات مورخہ ۲۰ $\frac{6}{63}$ فوت ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی
بلندئ درجات کے لئے دعا فرما دیں۔

(اکرام احمد ولد میاں محمد یعقوب صاحب انسپکٹر وقفِ جدید۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

عزیزم عزیز احمد ملک ابن برادرم عبد الکریم صاحب ملک رحمان پورہ لاہور بی۔ ایس سی
آرکیٹیکچر فرسٹ ایئر کا امتحان دے رہا ہے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواستِ دعا
ہے۔ (خاکسار محمد شفیع ذہروی دار الرحمت وسطی ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

پسماندگان کے لئے امدادی سکیم

جماعتی مفاد کے لئے ایسی سکیم کا ہونا لازمی ہے جس سے پسماندگان کی امداد ہو سکے اور
کسی دوست کی وفات پر اس کے پسماندگان بالکل بے بس نہ ہوں مجلس انصار اللہ کی طرف سے
ایسی سکیم زیر غور ہے۔ دلچسپی رکھنے والے دوست اس جماعتی کام کی طرف جلد توجہ فرمائیں
یہ سکیم ایک ماہ تک پیش ہونی چاہیئے اپنے مشوروں سے جلد مستفید فرما کر ثواب حاصل
کریں۔ جن دوستوں نے توجہ کی ہے ان کا شکریہ۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری۔ ربوہ)

احباب ہوشیار رہیں

ایک شخص جو کہ دراصل ضلع سیالکوٹ کا رہنے والا ہے اپنے آپ کو احمدی ظاہر
کر کے احمدیوں سے روپیہ وغیرہ بٹورتا پھر رہا ہے اور آجکل وہ ضلع لاہور کی دیہاتی
جماعتوں میں پھر رہا ہے۔ کسی جگہ نصیر احمد اور کسی جگہ بشیر احمد نام بتاتا ہے اور خود کو
اقبال نگر ضلع منٹگمری کا رہنے والا بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں واہگہ کسٹم میں انسپکٹر ہوں۔
قد تقریباً چھ فٹ رنگ گندمی۔ سر سے گنجا۔ نقش تیکھے۔ عینک لگاتا ہے۔ کبھی شلوار اور کبھی
پتلون پہنتا ہے۔ احباب محتاط رہیں۔ (ناظر امور عامہ)

دار الافتاء ربوہ

چند سوال اور اُن کے جواب

(مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب ناظم دار القضاء ربوہ)

سوال

سلسلہ سوال و جواب بڑا مفید ہے لیکن بعض سوالوں کے جواب کمزور ایمان والوں کے لئے ٹھوکر کا موجب بن سکتے ہیں۔ مثلاً پچھلے دنوں ایک سوال کے جواب میں بیماری کی حالت میں ڈاکٹر کے مشورہ سے فلم دیکھنا آپ نے جائز قرار دیدیا ہے سینما جس کو حضور نے بدترین لعنت قرار دیا ہے۔ میرے خیال میں ہم احمدیوں کے لئے بالکل قطعی طور پر دیکھنا منع ہونا چاہیئے اور کسی حالت میں بھی اُسے دیکھنا جائز نہیں ٹھہرانا چاہیئے۔ پھر ایسے بیمار نے آخر کیسے تو سینما نہیں دیکھنا۔ اس کے ساتھ دو چار تیمار دار بھی ہوں گے۔ اس طرح یہ تو بری عادت کے لئے اور بہانہ سازوں کے لئے ایک راستہ کھولنے والی بات ہوئی کسی ڈاکٹر سے سارٹیفکیٹ لیا اور سینما گھر میں جا گھسے۔ ایسے فتوے نہیں دینے چاہئیں۔

جواب

اس سوال کا جواب دو طرح پر دیا جائے گا ایک یہ کہ کس قسم کے حالات و واقعات سے اس فتوے کا تعلق ہے اور دوسرے یہ کہ اصول کیا ہے

پہلے حصے کے سلسلہ میں سائل کا اصل خط قابل غور ہے۔ سائل کے اس خط کا خلاصہ یہ ہے کہ میری شادی کو تین سال ہو چکے ہیں۔ بیوی ایک طویل عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا چلی آ رہی ہے اس کو دل و جگر۔ دماغ اور [illegible] بیماری ہے میں نے اپنی نگرانی میں بہت علاج کروایا ہے لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا بلکہ مرض میں اضافہ ہی ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں بھی دعا کے لئے لکھتا رہتا ہوں میری بیوی آجکل پاگل خانہ لاہور کے انچارج اور دماغی امراض کے مشہور ڈاکٹر کے زیر علاج ہے انہوں نے کہا ہے کہ اس بیماری کا علاج ادویات کے علاوہ فلم بھی ہے اس لئے بیوی کو فلم دیکھنے کی اجازت دی جائے یہی مشورہ لاہور کے مشہور معالج ڈاکٹر اختر علی خان نے بھی دیا ہے یہ مشورہ دونوں ڈاکٹروں نے میری اس وضاحت کے باوجود دیا ہے کہ ہمیں جماعتی طور پر فلم دیکھنے سے منع کیا ہوا ہے۔ یہ دونوں تحریری مشورے عریضہ ہذا کے ساتھ منسلک ہیں بد قسمتی سے میری بیوی شادی سے قبل فلم دیکھ چکی ہے جس کی وجہ سے اس کے دماغ پر پاگل پن کی حد تک یہ اثر ہے کہ فلم اس کی پریشانیوں اور غموں کا مداوا ہے۔ سب سے پہلے تو میں یہ کہوں گا کہ یہ واقعہ ان لوگوں کے لئے باعث عبرت ہے جو اپنے بچوں کو ابتدا ہی میں اس بدی سے روکنے کی کوشش نہیں کرتے اور سمجھتے ہیں کہ ایک آدھ بار فلم دیکھ لینے سے بھلا کونسی مصیبت آجائیگی۔ دوسرے جن بہنوں اور بھائیوں نے میرے جواب پر اعتراض کیا ہے ان کا جذبہ بھی بڑا قابل قدر ہے۔ کیونکہ یہ جماعتی روح لغو باتوں سے اجتناب کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے اور وَھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ کی نشان دہی کرتی ہے تاہم جہاں تک فتوے کی حیثیت کا تعلق ہے چند امور قابل توجہ ہیں۔

تاریخ تشریع میں مفتی کے ذمہ دو کام لگائے گئے ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ قانون اسلامی اور شرعی مسائل کی تشریح اور وضاحت کرے اور یہ اس کا اصل کام ہے دوسرے یہ کہ وہ مبتلائے بلا اور کمزور طبع لوگوں کو مناسب اور جواز کی حد تک سہارا دے اور کسی امر میں ان کے لئے جواز تلاش کرے اور اس کی آخری حد مبتلا کے لئے راہ [illegible] کام بڑا نازک بھی ہے اور مشکل بھی در اصل اس حیثیت سے مفتی کا مقام مصلح اور مرشد کے مقام سے کسی حد تک مختلف ہے۔ مصلح کا کام تو یہ ہے کہ وہ لوگوں کو جو کناروں پر کھڑے ہوں کھینچ کر تقویٰ کی طرف کھینچ لائے۔ لیکن مفتی کا یہ کام ہے کہ جو لوگ کناروں سے گرا چاہتے ہیں انہیں سہارا دے اور کہے اچھا شاباش کوئی بات نہیں۔ ہمت کرو ذرا کوشش کرو تم بچ سکتے ہو تھوڑا اصلاح کی طرف جھک جاؤ۔ اب جس قوم میں مفتی ایک ہے اور مصلح بکثرت ہیں اور وہ لوگوں کو تقویٰ کے اعلیٰ مقام کے قریب رکھنے میں کوشاں ہیں اور جو کناروں پر ہیں انہیں وسط اور مرکز کی طرف کھینچنے کی جدوجہد میں لگے ہوئے ہیں۔ اس کی ظفر مندی میں کوئی کلام نہیں اور اس کے لئے کوئی خطرہ نہیں۔ لیکن اگر بد قسمتی سے کسی قوم میں مفتی تو بہت ہوں۔ لیکن مصلح شاذ و نادر رہ جائیں تو وہ قوم سخت خطرے کے حالات میں ہے ایسے حالات میں اگر مفتی فتوے دیتے میں سختی کے پہلو کو بھی مدنظر رکھے تو بھی اصلاح کی کم ہی امید رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ اصل اصلاح مصلح کے تقوےٰ کی کشش۔ اسکے ایثار کے جذبے ذاتی نمونہ میں ہے۔ فتویٰ کے جواز میں نہیں ......

پس جو متقی ہیں اور مرکز تقویٰ کے قریب ہیں وہ تو ایسے فتوے جواز کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے اور ان کا عمل

الاثم ما حاك في صدرك ولو افتاك المفتون۔

کے مطابق ہوتا ہے تاہم مفتی کے اس دوسرے وظیفۂ عمل کی اہمیت سے انکار کرنا بھی معاشرہ کی نفسیات سے عدم واقفیت کے مترادف ہوگا۔ وہ قصہ تو آپ نے سنا ہوگا کہ ایک شخص نے ننانوے قتل کئے اس کے بعد اس میں ندامت پیدا ہوئی اور وہ ایک بزرگ کے پاس راہ نجات معلوم کرنے کے لئے گیا اس نے اس شخص کی اس وقت کی کیفیت پر زیادہ غور نہ کیا اور اصول عبرت پر زیادہ زور دینا مناسب سمجھا اور کہہ دیا کہ ایسے گناہوں کے بعد بھلا توبہ کیسی۔ اس پر اس شخص نے اس بزرگ کو بھی قتل کر دیا۔ در اصل قصہ کے اس حصہ میں اس طرف اشارہ ہے کہ بعض اوقات مایوس کر دینے سے انسان اور زیادہ گناہوں میں جری ہو جاتا ہے اور پھر اس سے تعلق رکھنے والے کی اپنی حیات روحانی بھی متاثر ہوتی ہے۔

بہر حال وہ شخص پورے سو قتل کر کے ایک اور بزرگ کے پاس گیا اس نے اسے تسلی دی اور کہا ہاں کیوں نہیں، توبہ کا دروازہ کھلا ہے تم ہمت کرو۔ اصلاح کی طرف قدم بڑھاؤ۔ تمہاری نجات یقینی ہے، فلاں بزرگ کے پاس جاکر تمہاری عقدہ کشائی ہوگی۔ چنانچہ وہ ادھر جا رہا تھا کہ راستہ میں ہی اسے موت آگئی اب رحمت اور عذاب کے فرشتے جمع ہوئے اور ان میں تنازع ہوا کہ اس شخص کو دوزخ میں لے جایا جائے یا جنت میں آخر فاصلہ ماپا گیا اور ایک بالشت در توبہ کی طرف اس کا سفر زیادہ نکلا اور اس کی نجات کا فیصلہ کیا گیا۔ اس تمثیل میں در اصل اس طرف اشارہ ہے کہ سختی مایوسی کا موجب بنی لیکن جب اسے حوصلہ دلایا گیا اور سہارا ملا تو اس نے آہستہ آہستہ نیکیوں کی طرف قدم بڑھانا شروع کیا اور بالآخر نجات پاگیا پس اس حکمت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے اسی طرح میرے یہ بھائی اس حدیث سے بھی ناواقف نہیں ہوں گے جس میں آتا ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا کہ میری بیوی کی حالت یہ ہے کہ

لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ

یعنی بدی کی شدید رسیا ہے آپ نے فرمایا تو پھر اسے طلاق دے دو اس نے لاچارگی میں عرض کیا محبت ہے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ آپ نے فرمایا تو اپنے پاس ہی رکھو۔ اب اس کا یہ مطلب تو ہرگز نہیں ہو سکتا کہ تم بے غیرت بنے رہو اور بدی کو دیکھتے رہو بلکہ مقصد محض سہارا تھا۔ کہ ایسی حالتِ وارفتگی میں اسے مایوس نہ کیا جائے اور پھر آہستہ آہستہ یا تو یہ اپنی محبت کے واسطہ سے اپنی بیوی کی اصلاح کرے گا یا پھر میری محبت کی برکت سے اس کے دل کی یہ کیفیت جاتی رہے گی اور اللہ تعالےٰ اس کے لئے برکت کے کوئی اور سامان پیدا کر دے گا۔ پس جواز کے فتووں سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ گھبراہٹ کی بات یہ ہے کہ قوم میں مصلحین کی تعداد زیادہ نہ رہے۔ جب نیک اور صاحب جذب لوگوں کی کثرت ہوتی ہے تو لوگ کناروں سے مرکز کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ لیکن جب اس میں نمایاں کمی آجاتی ہے تو پھر لوگ آہستہ آہستہ مرکز تقویٰ سے کناروں کی طرف کھسکنا شروع کر دیتے ہیں اور یہی وقت بڑے فکر کا ہوتا ہے۔ میں اس تعلق میں آپ کو اپنی ذاتی واردات بھی سنا دینا چاہتا ہوں ۱۹۳۳ء کے شروع میں مذہبی تحقیق کی غرض سے احمدی احباب سے میری میل ملاقات کا آغاز ہوا۔ تاہم سال بھر تک میرے دل میں سنجیدگی سے تحقیق کرنے کی کوئی تڑپ پیدا نہ ہوئی اور نہ میں نے مسائل احمدیت کو سنجیدہ غور و فکر کے قابل جانا۔ پھر مجھے ۱۹۳۴ء کی احرار کانفرنس میں قادیان جانے کا اتفاق ہوا۔ اور اس موقعہ پر مسجد اقصےٰ دیکھنے بھی گیا۔ وہاں منارۃ المسیح کے پاس ایک سفید ریش بزرگ (حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی) بیٹھے ایک شخص کو آہستہ آہستہ جیسے مجلس میں باتیں ہوتی ہیں کوئی پنجابی نظم سنا رہے تھے وہاں کوئی ایک منٹ کے لئے میں ان کی باتیں سننے کے لئے رکا۔ لیکن جب میں وہاں سے چلا تو میرے دل میں ایک کیل کی طرح یہ خیال پیوست ہو چکا تھا کہ ایسے بزرگ صورت انسان کے خیالات پر ضرور غور کرنا چاہیئے۔ اور پھر اس کے بعد میرے لئے مزید تحقیقات کے دروازے کھلتے گئے۔ اب حضرت حافظ صاحب سلسلہ کے کوئی جید عالم نہ تھے اور نہ بہت زیادہ نمایاں بزرگوں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ تاہم حضرت

درخواست دعا

والدہ محترمہ کی طبیعت آجکل علیل ہے عزیزہ کشنیاز کے سالانہ امتحانات ہو چکے ہیں۔ جملہ بزرگان سے ان کی کامل صحت یابی اور نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(امین الرشید ہاشمی پنفل دین اینڈ سنز لاہور)

مسیح موعود علیہ السلام کے فیض صحبت سے آپ میں اصلاح کی ایک کشش تھی جس نے ایک راہ چلتے پر بھی اثر کیا اور وہ اس کی ہدایت کا موجب بنا۔ پس اصل تلاش انہی کی ہونی چاہیئے کہ ہم میں حضرت مولوی برہان الدین صاحب حضرت منشی ظفر احمد صاحب حضرت میر محمد اسماعیل صاحب۔ بزرگ صاحب ماسٹر عبدالرحمن صاحب مہر سنگھ۔ چوہدری غلام احمد صاحب آف سرگودھا۔ چوہدری عبداللہ صاحب کھیوہ باجوہ اور حضرت منشی اروڑے خان صاحب وغیرہم کے انداز کے صالحین کس نسبت سے موجود ہیں یہ لوگ بے شک کوئی بڑے عالم تو تھے اور نہ ہی فتوے دیا کرتے تھے۔ لیکن اپنے جذبہ رشد و اصلاح کے طفیل کتنے ہی دل تھے جن کی صفائی کا یہ بزرگ موجب بنے اور محمد ثانی کے سرچشمہ سے خود بھی سیراب ہوئے اور دوسروں کو بھی سیراب کیا۔ وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

اس اصولی نوٹ کے بعد اب میں سوال کے فقہی پہلو کو لیتا ہوں۔ آپ ایک دفعہ پھر سائل کے خط کو پڑھیں اور پھر اس جواب کو پڑھیں جو سیالکوٹ میں ۱۹ اپریل ۱۹۶۳ء کے الفضل میں شائع ہوا۔ آخر کونسی بات اس میں احتیاط کے خلاف تھی۔ ایک صورت یہ تھی کہ ایسے حالات میں بھی فلم بینی کے ناجائز ہونے کا فتوے دیا جاتا۔ لیکن کیا یہ صحیح انداز فکر اور اصول شریعت کے مطابق ہوتا؟ علاج کی تشخیص کلی طور پر ڈاکٹر سے متعلق ہے اور ماہر کی حیثیت سے اسی کی رائے کو ترجیح حاصل ہے رہا یہ امر کہ آیا علاج بالحرام جائز ہے یا نہیں اور کیا فلم بینی حرام امور میں شامل ہے یا مکروہات میں۔ اس بارہ میں ہمیں صحیح حدود کا خیال رکھنا ہوگا۔ کیونکہ جذبات کی رو میں بہہ کر تمام امور کو ان کی حدود میں نہ رکھنا بھی کوئی نیکی اور تقوے کی بات نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ بعض احادیث میں علاج بالحرام سے منع کیا گیا ہے۔ جیسا کہ شراب کے بارہ میں مسلم کی حدیث ہے کہ لیست بدواء انما ھی داء۔ کہ شراب دوا نہیں بلکہ بیماری اور مرض ہے۔ یا فرمایا لا تتداووا بالحرام کہ حرام کو بطور دوا استعمال نہ کرو۔ تاہم سمجھدار علماء نے ان احادیث کی تاویل کی ہے کہ سائل نے دراصل اپنی عادت شراب کو بیماری قرار دیا تھا اور اس کے لئے شراب کو دوا سمجھا تھا۔ یا جن حرام چیزوں کی دوائی حیثیت مشتبہ ہے۔ مثلاً کوئی کسی کو کہے کہ اس مرض کا علاج پاخانہ کھانا یا پیشاب پینا

ہے۔ لیکن اگر کوئی مستند اور ماہر ڈاکٹر اپنے سائنٹفک علم کی بناء پر کسی دوا یا عمل کو علاج کے لئے تجویز کرتا ہے اور وضاحت ممانعت کے باوجود اسے ہی علاج

. . . .

. . . . پر اصرار رہے تو جائز حدود کے اندر اس علاج کے اپنانے میں کوئی حرج نہیں سمجھا گیا۔ شراب کی حرمت ثابت نص القرآن ہے۔ لیکن دوا کی مقدار میں اس کے استعمال کی اجازت دی گئی ہے اور ٹنکچروں میں الکوحل کے استعمال کو تو سب لوگ جانتے ہیں۔ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ایک بیمار کا علاج کر رہے تھے۔ استفسار پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اگر ایسے وقت میں قائمی قوت کے لئے تھوڑی تھوڑی برانڈی دی جائے تو کیا مضائقہ ہے ...... شاید اللہ تعالیٰ اسی کے ذریعہ فضل کرے (مکتوبات ص۱۶۷)

پھر ستر عورت فرائض میں شامل ہے۔ لیکن علاج کے لئے جسم کا کوئی حصہ بھی واجب الستر نہیں۔ ضرورت پر ایک مرد ڈاکٹر بھی بچہ جنانے کا فرض ادا کر سکتا ہے اسی طرح خون بالصراحت قرآن حرام ہے لیکن زخمیوں اور کمزور مریضوں کو خون دینے کی ضرورت سے شریعت کے کسی مفتی کو انکار ہو سکتا ہے۔ غرض بہت سے امور ممنوعہ اپنی عام حیثیت میں حرمت یا کراہت کے دائرے میں داخل ہوتے ہیں۔ لیکن خاص حالات میں ان کا دائرہ جواز اور حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔ پس جہاں کسی خاص حالت کے فتویٰ سے ناجائز فائدہ اٹھانا بہت بری بات ہے وہاں اس ڈر سے کہ لوگ فتوے سے ناجائز فائدہ اٹھائیں گے۔ سختی سے کام لینا اور صحیح صورت حال کو چھپانا بھی کوئی حکمت اور دانائی کی بات نہیں

سوال

پچھلے دنوں ایک سوال یہ تھا کہ ریڈیو میں عورتوں کے جو گانے آتے ہیں وہ سننے منع ہیں یا سن سکتے ہیں اس کا جواب آپ کی طرف سے یہ تھا کہ اسلام بجائے خود گانے بجانے کے فعل کو ناپسند کرتا ہے قادیان میں حضور نے بڑی سختی سے ریڈیو کے گانے سننے سے منع فرمایا ہے۔ آپ کا جواب تو بڑا ازم ہے

جواب

اصولی جواب اوپر آچکا ہے کہ جذبات خواہ کتنے ہی شدید ہوں۔ حرمت اور کراہت میں شریعت نے جو فرق کیا ہے۔ اسے مدنظر رکھنا چاہیئے۔ باقی کراہت اور ناپسندیدگی کے یہ معنے ہرگز نہیں کہ آپ بڑے شوق سے گانے سنیں۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جہاں سلسلہ کے اصل مفتی ہیں وہاں وہ معلم اور مرشد بھی ہیں اور اس لحاظ سے بعض اوقات کسی بات پر زور اور فرائض اصلاح اور جماعت کو تقوے کے اعلیٰ مقامات کی طرف توجہ دلانے کے لئے بھی ہوتا ہے نہ کہ اصل فتوے حرمت و کراہت کے لحاظ سے پس اس فرق کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔

ریڈیو کے گانے سننے حرام ہیں یا مکروہ اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک ارشاد قابل غور ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں اس بات کا قائل نہیں کہ کسی عورت کا گانا آمنے سامنے ہو کر سننا یا بذریعہ ریڈیو یا گراموفون سننا ایک ہی بات ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ مرزا افضل بیگ صاحب مرحوم کے گراموفون پر ایک غزل گائی جاتی تھی مرے سامنے سنی اور اسکو منع قرار نہیں دیا۔ البتہ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اس طرح بُرا اثر پڑ سکتا ہے اور ضیاع وقت ہے۔ اس بات کو روکا جاسکتا ہے مگر اس دلیل کی بناء پر اس کی حرمت کا فتویٰ میں دینے کو تیار نہیں ہوں۔"

(الفضل ۱۴ جون ۱۹۴۰ء)

اب اس ارشاد کے یہ معنے تو ہرگز نہیں کہ ریڈیو سننے کا جواز مل گیا۔ یا یہ کوئی بڑے تقوے کی بات نکل آئی۔ بلکہ یہ تو صرف ممانعت کی حیثیت کی وضاحت ہے۔ پس یہ بات فتوے کی حیثیت سے کہی گئی ہے اور وہ بات جس کا حوالہ سوال میں دیا گیا ہے تقوے اور ایک احمدی کے صحیح فرائض کے لحاظ سے بحیثیت مصلح اور جماعت کے مرکزی راہنما کے بیان کی گئی ہے۔

ہفتہ وصولی مجالس خدام الاحمدیہ

بذریعہ سرکلر تمام مجالس کی خدمت میں یہ اطلاع بھجوائی جاچکی ہے۔ کہ یکم جولائی ۱۹۶۳ء تا سات جولائی ۱۹۶۳ء ہفتہ وصولی کا اہتمام کریں۔

مجالس سے التماس ہے کہ سال رواں اب ختم ہونے والا ہے۔ اسلئے ان کے ذمہ گزشتہ مہینوں کے جو بقایا جات اکٹھے ہو چکے ہیں۔ ان کی وصولی کے لئے اس ہفتہ میں مہم کی شکل میں بھرپور کوشش کریں — چندہ سالانہ اجتماع کی وصولی کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان برائے بقایا داران ہاؤس ٹیکس

بحوالہ "فہرست بقایا داران ہاؤس ٹیکس"

مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۶۳ء متعلقہ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ۳۰/۶/۶۳ تک لازمی طور پر بقایا جات ہاؤس ٹیکس ادا کر دیں۔ ورنہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ محکمانہ کارروائی کرنے پر مجبور ہوگی۔

(ناظر امور عامہ)

درخواست ہائے دعا

۱- میرا چھوٹا بھائی عزیز منظہر احمد بعارضہ بلڈ پریشر کراچی میں بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ سے عزیز کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(حافظ عزیز احمد آف چنیوٹ)

۲- میرے ابا جان شیخ عبدالعزیز صاحب جو کہ صحابی ہیں شدید بیمار ہیں۔ بزرگان اور درویشان قادیان دعا فرمائیں۔ خداوند کریم انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالسمیع قمر۔ عزیز آئس کریم فیکٹری لائلپور)

۳- میرے دو بچے عزیزان لئیق احمد و لطیف احمد موٹر سائیکل کے حادثہ میں شدید چوٹیں آئی تھیں۔ خدا تعالیٰ نے بہت حد تک صحت دے دی ہے۔ الحمدللہ۔ ان کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (امۃ القدیر بیگم اہلیہ مرزا بشیر احمد صاحب از پٹ وارچھاؤنی)

۴- میری اہلیہ عرصہ دراز سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

(اعجاز احمد سنجر چانگ سیدر آباد)

۵- میں کچھ ذاتی پریشانیوں میں مبتلا ہوں اور میری والدہ صاحبہ اور نانی صاحبہ بھی بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانیوں کو دور فرمائے اور میری والدہ اور نانی صاحبہ کو مکمل صحت عطا فرمادے۔ (منظور احمد ربوہ)

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

•۔ عمان ۲۶ جون (رائٹر) سعودی عرب کی وزارتِ دفاع نے اعلان کیا ہے کہ کل صبح تین مصری طیاروں نے ابہا قوبین سے پچاس میل جنوب میں دو دیہات پر بمباری کی جس سے متعدد عمارتوں کو نقصان پہنچا اور بہت سے لوگ زخمی ہو گئے۔

•۔ برطانیہ کی کنزرویٹو پارٹی کے سرکردہ رہنما مسٹر میکملن کو وزارت عظمیٰ کے عہدے سے ہٹانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انھیں مسٹر میکملن سے شکایت ہے کہ انھوں نے "پروفیومو سکنڈل" میں انتہائی ناہلی کا ثبوت دیا ہے جس کی بناء پر کنزرویٹو پارٹی کے وقار کو سخت نقصان پہنچا ہے اور اس بات کا شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ کہیں اگلے عام انتخابات میں کنزرویٹو پارٹی کو شکست نہ ہو جائے۔ پارٹی کے سرکردہ رہنماؤں کے خیال میں اگر مسٹر میکملن کو وزارت عظمیٰ سے ہٹا دیا جائے تو کنزرویٹو پارٹی کو جو نقصان پہنچا ہے اس کی بڑی حد تک تلافی ہو سکتی ہے۔

•۔ نئی دہلی باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ روس بھارت کو میزائل مہیا کرے گا۔ اگرچہ روس کی طرف سے اس اطلاع کی تصدیق نہیں ہوئی لیکن بھارت کے سیاسی حلقے خاصے پر امید نظر آ رہے ہیں۔

•۔ لندن۔ برطانوی فوجیوں کی ایک جماعت گزشتہ روز یمن کی سرحد کے اندر گھس آئی جس پر سرحدی فوجی دستے کو گولی چلانا پڑی فائرنگ سے ایک برطانوی باشندہ ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ اس کے علاوہ بعض افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ دریں اثنا برطانوی حکومت نے امریکہ سے درخواست کی ہے کہ وہ اس واقعہ پر مداخلت کرے اور یمنی حکومت سے گرفتار شدگان کی رہائی کا مطالبہ کرے۔ بتایا جاتا ہے کہ چالیس افراد پر مشتمل ایک برطانوی جماعت گزشتہ روز عدن کی طرف سے یمنی علاقے میں گھس آئی جس پر یمن کی سرحدی پولیس نے فائرنگ شروع کر دی۔ جس کے نتیجہ میں ایک شخص موقعہ پر ہلاک ہو گیا اور متعدد زخمی ہوئے جماعت کے بیشتر ارکان ایک نخلستان میں پناہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے لیکن بعض کو گرفتار کر لیا گیا۔

•۔ لندن۔ برطانوی انجینئروں نے تین ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑنے والا جیٹ طیارہ چلانے کے لئے ایک عجیب طریقہ ایجاد کیا ہے اس طریقے کا مظاہرہ پیرس میں ہوائی جہازوں کی نمائش میں کیا گیا اس سے جیٹ طیارے کو اڑنے میں انجن کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ طیارے کے نچلے حصہ میں ایندھن اس طرح جلتا ہے کہ از خود پوری طاقت سے جہاز آگے بڑھتا جاتا ہے۔

•۔ لیوپولڈ ویل۔ کانگو کے دارالحکومت میں پرتگال کے خلاف زبردست مظاہرے شروع ہو گئے ہیں اور حکومت پر زور دیا جا رہا ہے کہ وہ پرتگال کے ساتھ فوراً سفارتی تعلقات منقطع کرے۔ اس ضمن میں گزشتہ روز یہاں عوام میں اشتہار تقسیم کئے گئے ہیں جن میں لوگوں سے کہا گیا ہے کہ وہ کانگو میں پرتگالی باشندوں کی دکانیں مسمار کر دیں۔ دریں اثنا وزیر داخلہ بابو توتے تحریک کے سربراہ رابرٹو سے ملاقات کی اور ان سے اس واقعہ کے بارے میں دریافت کیا جس پر انھوں نے اشتہارات کی تقسیم سے متعلق قطعاً لاعلمی کا اظہار کیا۔

•۔ واشنگٹن۔ کیوبا کی فوج میں کاسترو اور روسی فوجی افسروں کے خلاف سخت نفرت کے جذبات پیدا ہو گئے اور روسی کمانڈران جذبات کو دبانے کے لئے فوج کو غیر مسلح کر رہے ہیں اخبار "فری کیوبا نیوز" کی اطلاع کے مطابق کیوبا سے فرار ہو کر یہاں پہنچنے والے ملیشیا کے افراد اور دیگر لوگوں نے جو بیانات دیئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ کیوبا میں مقامی فوج اور روسی کمانڈروں کے درمیان کشیدگی پیدا ہو گئی ہے اور وزیر اعظم کاسترو کے مخالف عناصر سر اٹھا رہے ہیں صورت حال کچھ ایسی ہے کہ وہاں پر مقیم روسی کمانڈر خوفزدہ نظر آنے لگے ہیں اور ملیشیا کو غیر مسلح کر رہے ہیں تاکہ بڑھتی ہوئی مخالفت کو روکا جا سکے۔

•۔ لندن۔ کینیڈا میں دولت مشترکہ کی نشریات کی پانچویں کانفرنس ہوئی۔ جس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ لندن میں کانفرنس کا سکریٹریٹ قائم کیا جائے یہ مرکز پروگراموں، انتظامی امور اور فنی معلومات کے سلسلے میں ممبر ملکوں کے درمیان رابطہ قائم کرے گا۔

•۔ نئی دہلی ۲۷ جون۔ بھارتی پارلیمنٹری ایسوسی ایشن کمیٹی نے گزشتہ روز ایک اجلاس میں حکومت کے اس رویّے پر کڑی تنقید کی کہ ملک میں ابھی تک ہنگامی حالات کا اعلان واپس نہیں لیا گیا۔ اجلاس میں کہا گیا کہ گزشتہ اکتوبر کے بعد صورت حال بہتر ہو گئی ہے تاہم حکومت نے ملک میں ابھی تک ہنگامی حالات کا اعلان کیا ہوا ہے۔ یہ عوام کے بنیادی حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کے مترادف ہے پارلیمنٹری ایسوسی ایشن کمیٹی نے کہا کہ حکومت نے جس انداز سے ڈیفنس آف انڈیا رولز اور دیگر قوانین کا ملک میں نفاذ کیا ہے اس سے عوام میں بے اطمینانی پھیل گئی ہے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ حکومت کو اس سلسلے میں سپریم کورٹ کا مشورہ لینا چاہیئے۔

•۔ نئی دہلی ۲۷ جون۔ توقع ہے کہ اڑیسہ کے وزیر اعلیٰ مسٹر بیجو پٹنائک کو بھارت کی مرکزی کابینہ میں شامل کر لیا جائے گا یہاں پہنچنے والی اطلاعات کے مطابق مسٹر پٹنائک پنڈت نہرو سے ملنے کے لئے سری نگر پہنچ گئے اور پنڈت نہرو سے دو بار ملاقات کی۔ واضح رہے کہ پنڈت نہرو آج کل سری نگر میں تعطیل منا رہے ہیں اور چشمہ شاہی ولا میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔

•۔ نئی دہلی ۲۷ جون بھارت عنقریب روس کو پانچ لاکھ روپے کی مالیت کے کیلے برآمد کرے گا۔ سٹیٹ ٹریڈنگ کارپوریشن بحری جہازوں میں کولڈ سٹوریج کا انتظام کر کے یہ کیلے بھیجنے کا بندوبست کر رہی ہے پہلا موقعہ ہے جب کارپوریشن کسی یورپین ملک کو کیلے بھیجے گی۔ روس نے گزشتہ برس بھارتی کیلوں میں دلچسپی ظاہر کی تھی۔ مگر بھیجنے کا انتظام نہیں ہو سکا تھا کیلوں کے علاوہ روس کو اس سال جوتوں کے پانچ لاکھ جوڑے بھی برآمد کئے جائیں گے۔ یہ جوتے ہاتھوں سے بنے ہوئے ہوں گے۔

•۔ لندن۔ جب یہاں گنگوٹے سرنگ استعمال میں آنے لگے گی تو اس میں سے گزرنے والی ٹریفک پر کنٹرول کرنے کے لئے برقی شعاع اور دوسرے برقی آلات سے کام لیا جائے گا۔ چونکہ یہ سرنگ صرف ساڑھے بارہ فٹ اونچی ہے اس لئے اس میں سے دو منزلہ بسیں اور زیادہ وزن والی لاریاں نہیں گزر سکیں گی۔

خدام سے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا خطاب

بقیہ صـ اوّل

صفات کو اپنے سینہ و دل پر نقش کر کے ان کا مظہر بننے کی کوشش کرتے ہیں لیکن حصول قرب الٰہی کی یہ جد وجہد کبھی کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتی جب تک انسان صفات الٰہیہ کے مظہر اتم آنحضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اطاعت کو لازم پکڑ کر آپ کے ساتھ محبت و عشق میں ترقی کر کے فنا کا مقام حاصل نہ کرے اور آپ کی پیروی اور اتباع میں پکار نہ اٹھے کہ ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین

دوران تقریر میں آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد ہی یہ تھا کہ آپ نوع انسان کو محبت رسول سے سرشار کر کے انھیں خدا تعالےٰ کا مقرب و محب بنا دیں اسی لئے آپ بار بار اس امر پہ زور دیا کرتے تھے کہ ولی پرست نہ بنو۔ بلکہ ولی بننے کی کوشش کرو۔ اور عیسائیوں کی طرح مسیح پرست نہ بنو بلکہ خود مسیح بنو پس احمدیت نے ہمارے لئے پھر ایک موقع پیدا کیا ہے کہ ہم عشق خدا اور عشق رسولؐ میں فنا ہو کر اپنے خالق و مالک کے حضور کہہ سکیں کہ ہماری نمازیں ہماری قربانیاں ہمارا جینا اور ہمارا مرنا سب اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے پس عشق خدا اور عشق رسولؐ میں فنا ہو کر دنیا میں توحید کا قیام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلالت شان کا اظہار ہماری زندگیوں کا مقصد وحید ہونا چاہیئے۔ اس کے بغیر ہم اس غرض کو پورا کرنے والے نہیں بن سکتے جس کی خاطر اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرما کر احمدیت کی شکل میں حقیقی اسلام کو دنیا میں دوبارہ پیش کیا ہے تعلق باللہ اور اتباع رسولؐ کی اسی اہمیت کے پیش نظر ہی میں نے اللہ تعالےٰ سے یہ عہد کیا ہے کہ جب تک اور جس حد تک بھی مجھے توفیق ملے گی میں احمدی نوجوانوں کو یہی تلقین کرتا رہوں گا کہ وہ نوجوانی کے اس زمانہ کی قدر کریں اور اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور آپ کی محبت کو دل میں جگہ دے کر قرب الٰہی میں اس حد تک ترقی کریں کہ وہ کہہ سکیں کہ ہماری نمازیں ہماری قربانیاں اور ہمارا مرنا اور ہمارا جینا سب اللہ ہی کے لئے ہے وہ خود ولی بنیں اور خود مسیح بننے کی کوشش کریں اور توحید باری تعالےٰ کے قیام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلالت شان کے اظہار کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر ڈالیں۔ اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے آپ نے خدا تعالےٰ کے عطا کردہ قویٰ اور صلاحیتوں میں توازن پیدا کرنے اور عدل کا نہایت اعلےٰ نمونہ پیش کرنے پر زور دیا۔ آپ کی یہ تقریر قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

آپ کی تقریر سے قبل گھانا مغربی افریقہ کے مبلغ انچارج مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم نے گھانا میں تبلیغ اسلام کے ایمان افروز حالات سنائے آپ نے بتایا کہ پاکستان اور ہندوستان کے بعد سب سے بڑی جماعت گھانا ہی کی جماعت ہے آپ نے بتایا وہاں اللہ تعالےٰ کے فضل سے اب تک ۱۶۱ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ جن میں سے دو مسجدیں تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے اتنی وسیع اور شاندار ہیں کہ ان پر دس دس ہزار پونڈ سے بھی زیادہ لاگت آئی ہے۔ علاوہ ازیں جماعت وہاں ۱۵ سکول چلا رہی ہے جن میں سے ایک ہائر سکنڈری سکول ہے۔ ان کے علاوہ دو عربی مدارس بھی ہیں۔ پاکستانی مبلغین کے علاوہ اس وقت بائیس لوکل مبلغ فریضہ تبلیغ ادا کرنے میں مصروف ہیں۔ تبلیغ کے کام کو وسیع کرنے کے لئے ایک مشنری کلاس بھی جاری کی گئی ہے۔ جس کے دو سالہ کورس پر عنقریب دس نئے مبلغ تیار ہو جائیں گے اسی طرح وہاں کی ایک مقامی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے جس کی اشاعت کے بعد انشاء اللہ تعالےٰ وہاں اسلام کی روز افزوں ترقی کی رفتار اور بھی زیادہ تیز ہو جائے گی۔

یہ بابرکت جلسہ جس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا تھا دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ جو محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے کرائی۔

محترم ڈاکٹر ظفر حسن صاحب وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی صوبیدار میجر ڈاکٹر ظفر حسن صاحب جو مکرم ملک محمد فقیر اللہ خاں صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر سکولز محلہ دارالرحمت وسطی کے خسر تھے مورخہ ۲۵ رجون ۱۹۶۳ء کی رات کو لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ کا جنازہ مورخہ ۲۶ جون کو لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ عصر کے بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر آپ کی نعش کو قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کے درجات بلند کرے اور آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام قرب سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

نتیجہ امتحان ”ستارہ اطفال“ اور مجالس اطفال الاحمدیہ

اطفال الاحمدیہ کے دو سالہ پروگرام کے چار امتحانوں میں سے پہلا امتحان ”ستارہ اطفال“ ۹ امئی کو ہوا تھا جس میں ۹۱ مجالس کے ۱۸۳۰ اطفال شامل ہوئے نیز چند ناصرات الاحمدیہ اور غیر احمدی بچوں نے بھی فرط شوق سے اس میں حصہ لیا۔ الحمد للہ۔ گو جوابی پرچہ جات کی آمد کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ مگر ۱۵ جون تک موصول ہونے والے پرچہ جات کا نتیجہ مجالس کو بھجوایا جا رہا ہے۔ عہدیداران مجلس نتیجہ کے کاغذ کو محفوظ رکھیں تا اگلے امتحانوں ”ہلال اطفال“ ”قمر اطفال“ اور ”بدر اطفال“ کا نتیجہ درج کرنے میں انہیں آسانی ہو۔ نیز وہ بارہ امتحان کے وقت ہر طفل وہی رول نمبر استعمال کرے جو اس نتیجہ میں اس کو دیا گیا ہے اس سے مرکز اور مجالس کو بہت سہولت رہے گی۔ اس نتیجہ سے جملہ مجالس کے عہدیداران اندازہ لگا سکیں گے کہ ان کو احمدیت کی اگلی نسل کی تعلیم و تربیت کے لئے کس قدر محنت کی ضرورت ہے۔ پس منظم جدوجہد کے ذریعہ سے ہر بچہ کو ان چاروں امتحانوں سے پاس کرائیں۔ یقیناً وہ ملک اور جماعت کی ترقی کے لئے مفید ثابت ہوں گے۔

۷۰۵ مجالس میں سے ۲۰۸ مجالس کے اسماء اس فہرست میں شامل نہ ہو سکنے پر افسوس بھی ہے۔ جنہوں نے مرکز کی مسلسل تحریکات اور پرچہ امتحان بھجوانے پر بھی امتحان لینے کا کوئی انتظام نہ فرمایا اور اس طرح ہزاروں بچوں کو دو سالہ پروگرام کی برکات سے محروم کر دیا۔ بہرحال اب بچوں اور مجالس کی درخواست پر ان کی بہتری کے لئے اس رعایت کا بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۱ر ستمبر کو ستارہ اطفال کا امتحان دوبارہ ہو گا۔ جو بچے باقی رہ گئے ہیں یا فیل ہو گئے ہیں وہ سب تیاری کر لیں مگر انعام کا حقدار بننے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس دن ”ہلال اطفال“ کے امتحان میں بھی شامل ہوں

بالآخر جن قائدین مجالس و ناظمین و مربیان اطفال اور دیگر احباب جماعت نے اس امتحان کے سلسلہ میں مدد فرمائی۔ ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو نیک کام کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷)